www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر نبیل إبـراهيم☆
ترجمہ واضافہ: عمران اسلم*

'علم قراءات کی خبری اصطلاحات'...... ایک تعارف

دین کتاب وسنت پر مشتمل ہدایت نامہ کا نام ہے، جسے اہل نقل نے اپنی روایت کے ذریعے ہم تک پہنچایا ہے۔ ناقلین قرآن کی روایت تلقّی وتلاوت کے ذریعے اور ناقلین حدیث کی روایت تحمّل واَدا کے ذریعہ ہم تک موصول ہوئی ہے۔ نقل قرآن کو اصطلاحِ قراء میں 'قراءۃ' اور نقل سنت کو اصطلاح محدثین میں 'حدیث' کہا جاتا ہے۔

اہل علم نے روایت کو پرکھنے کے حوالے سے جو فن پیش کیا ہے اس میں کتاب وسنت اور سلف صالحین کے متفقہ تعامل میں ذکر کردہ تصورات کو اصطلاحات کی زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ علم روایت کی حدیثی اصطلاحات سے تو اہل علم واقف ہیں ہی، البتہ نقل قرآن یعنی علم القراءات کی روایتی اصطلاحات سے علما عام طور پر واقف نہیں ہوتے۔

قراء کرام کی نقل وروایتی اصطلاحات علوم القرآن کی متعدد کتب میں متفرق طور پر موجود ہیں۔ اس موضوع کے حوالے سے زیر نظر تحریر ڈاکٹر نبیل ابراہیم ﷾ کی کتاب علم القراء ات نشأته، أطواره، أثره في العلوم الشرعية سے ماخوذ ہے، جس میں مترجم نے الإتقان في علوم القرآن از جلال الدین سیوطی ؒ سے چند اصطلاحات کا مزید اضافہ بھی کردیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اصطلاحات المحدثین کی طرح قراء کرام کی خبری اصطلاحات کو بھی کوئی صاحب علم یکجا کرکے علم وتحقیق کی دنیا میں پیش فرمائے۔ [ادارہ]

اِس مضمون کا بنیادی موضوع چونکہ متنوعِ قراءاتِ قرآنیہ سے تعلق رکھتا ہے، اِس لیے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اَحرفِ سبعہ، قراءات اور اِن سے متعلقہ اَساسی 'خبری ونقلی اصطلاحات' کی تعریفات کو یکجا کیا جائے، چنانچہ ہم اِختصار کے ساتھ قراءات اور اس سے متعلقہ 'نقلی وخبری اصطلاحات' کو بمع تعریفات ذکر کرتے ہیں۔

قرآن

لغةً: لفظ قرآن مادہ 'ق ر أ' سے مشتق ہے۔ یہ فعلان کے وَزن پر قراءۃ کے مرادف مصدر ہے۔ اس کے دو معانی بیان کیے گئے ہیں:

① الجمع والضم بمعنی قراءۃ ② التلاوۃ

اِصطلاحاً: علماءِ کرام کی طرف سے قرآن کریم کی متعدد تعریفات سامنے آئی ہیں ان میں سے أقرب إلى الصواب یہ ہے:

"ھو کلام اللہ تعالیٰ المعجز المنزل بواسطة جبریل علی محمد المحفوظ في الصدور،

☆ پروفیسر جامعہ امام، ریاض * فاضل کلیة الشریعہ، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المكتوب في المصاحف، المنقول بالتواتر، المتعبد بالتلاوة، المبدوء بسورة الفاتحة، المختوم بسورة الناس.“[إرشاد الفحول: ۲۹، مناهل القرآن: ۱/۱۷،۲۲]

”قرآن کریم اَیسا معجزانہ کلام ہے جو بواسطہ جبریل علیہ السلام محمد ﷺ پر نازل ہوا، سینوں میں محفوظ ہے، مصاحف میں مکتوب ہے اور تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ اس کی تلاوت کرنا عبادت ہے، سورۃ الفاتحہ سے اس کی اِبتداء ہوتی ہے اور سورۃ الناس پر خاتمہ ہوتا ہے۔“

أحرفِ سبعة

لغۃً: اَحرف حرف کی جمع ہے اور یہ مادہ ’ح ر ف‘ سے مشتق ہے۔ یہ لفظ وجہ اور کنارے کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ﴾ [الحج:۱۱]

”اور لوگوں میں سے کوئی اَیسا ہے جو کنارے پر رَہ کر اللہ کی بندگی کرتا ہے۔“ یہاں پر حرف سے مراد کنارہ ہے۔

لفظ سبعہ بھی مادہ ’س ب ع‘ سے مشتق ہے جو دو معنوں کے لیے اِستعمال ہوتا ہے:

① یہ کہ سبعہ سے معین عدد سات ہی مراد ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ﴾ [البقرۃ:۱۹۶]

”جو تم میں سے حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اُٹھائے، وہ حسب مقدور قربانی دے، اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے زَمانے میں اور سات گھر پہنچ کر، اِس طرح پورے دس روزے رکھ لے۔“

② یہ کہ اس سے تعدّد اور کثرت مراد ہے: قولہ تعالیٰ:

﴿إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴾ [التوبۃ:۸۰]

”(اے نبی ﷺ!) اگر تم ستر مرتبہ بھی انہیں معاف کردینے کی درخواست کروگے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔“

اصطلاحاً: علماءِ کرام کا اِتفاق ہے کہ قرآن کریم کا نزول سات حروف پر ہوا ہے، کیونکہ متعدد اَحادیثِ مبارکہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔ اَلبتہ ’سبعہ اَحرف‘ کے مفہوم و معنی میں اِختلاف رونما ہوا ہے۔ (اس حوالہ سے تفصیلی مضامین رشد قراءات نمبرز میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں)

قراءات

’قراءات‘ ’قراءۃ‘ کی جمع ہے اور لغۃً لفظ قراءۃ مادہ ’ق ر أ‘ سے مشتق، اور ’فعالۃ‘ کے وزن پر ہے۔

قراءات کی متعدد تعریفات ذِکر کرنے کے بعد صاحبِ مضمون نے قراءات کی وَضاحت میں دو مذاہب بیان کیے ہیں۔

① يعتبر أن القراءات ذات مدلول واسع، فهي تشمل الحديث عن ألفاظ القرآن المتفق عليها والمختلف فيها.

”قراءات کا مدلول بہت وسیع ہے، جس میں متفق علیہ اور مختلف فیہ اَلفاظ قرآنی شامل ہیں۔“

اِس مذہب کے قائل ابن الجزری رحمہ اللہ وغیرہم ہیں۔

② أن مفهوم القراءات مقصور على ألفاظ القرآن المختلف فيها.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’قراءات کا مفہوم قرآنِ کریم کے اَلفاظ مختلفہ تک منحصر ہے۔‘‘

الروایات

لغۃً: رِوایۃ کی جمع ہے اور یہ کلمہ مادہ ’ر وي‘ سے مشتق ہے۔ یہ لفظ دوطرح کی دلالت کے لیے اِستعمال ہوتا ہے:

① حمل الشيء ② النقل

اِصطلاحاً: ھی کل خلاف مختار ینسب للراوی عن الإمام مما اجتمع علیہ الرواۃ.

[سراج القاری، لابن القاصح:۱۳۰، والإتحاف:۱۷، ۱۸]

’’اس سے اختیار کردہ وہ اِختلاف مراد ہے جو اِمام سے راوی کی طرف منسوب ہو اور اس پر تمام رواۃ جمع ہوں۔‘‘

رِوایات کا مصدر وحی ہے رِوایات میں قراءِ کرام کے لیے صرف اور صرف نقل ہے۔

الطرق

لغۃً: طُرق طریق کی جمع ہے اور یہ کلمہ مادہ ’ط ر ق‘ سے مشتق ہے اور یہ لفظ اَیسے وسیع راستے کے لیے بولا جاتا ہے جس پر سے لوگ گزرتے ہیں۔

اِصطلاحاً: کل خلاف مختار ینسب للآخذ عن الراوی [النشر:۲/ ۱۹۹]

’’اسی سے وہ مختار اِختلاف مراد ہے جو راوی سے اَخذ کرنے والے کی طرف منسوب ہو۔‘‘

یاد رہے کہ طرق کا مصدر بھی وحی ہی ہے۔

اَوجہ

لغۃً: اَوجہ وجہ کی جمع ہے جو کہ ’و ج ہ‘ سے مشتق ہے اور یہ لفظ ظہور، بدور، جانب، جہت، ناحیۃ، نوع اور قسم کے لیے بھی مستعمل ہے۔

اِصطلاحاً: اِس سے مراد وہ اِختلاف ہے جو قراء کے اِختیار کی طرف منسوب ہوتا ہے۔[الاتقان:۱/ ۲۰۹]

الإختیار

لغۃً: یہ لفظ مادہ ’خ ي ر‘ سے مشتق ہے۔اور اِصطفاء، اِنتقاء اور تفضیل پر دلالت کرتا ہے۔

اِصطلاحاً: اِس سے مراد اَیسی صورت یا وجہ ہے جس کو قاری نے مرویات یا راوی نے مسموعات یا راوی سے اَخذ کرنے والے نے محفوظات میں سے اِختیار کیا ہو۔ یہ تمام لوگ اپنے اِختیار میں مجتہد ہیں۔ حقیقی طور پر قراء، رواۃ اور ان سے اَخذ کرنے والے جمیع مرویات سے اُسے اِختیار کرتے ہیں جس کو اُنہوں نے سنا ہوتا ہے۔

قراءات کی اَقسام

قراءاتِ قرآنیہ کو مختلف اِعتبارات سے متعدد اَقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہم ان میں سے قبول ورد، سند اور معنی کے یکساں اور مختلف ہونے کے اِعتبار سے اَہم اَقسام کی وضاحت پیش کرتے ہیں:

❶ قبول ورد کے اِعتبار سے قراءات کی اَقسام

قبول ورد کے اعتبار سے قراءات کی دو قسمیں ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① قراءاتِ مقبولہ ② مردودۃ

① مقبولہ

الف تعریف

اِس سے مراد ہر وہ قراءت ہے جس کی سند صحیح ہو، مصاحف عثمانیہ میں سے کسی مصحف کے موافق ہو اگرچہ وہ موافقت اِحتمالاً ہی ہو، اور لغتِ عرب میں کسی وجہ کے موافق ہو۔

اِمام ابن جزری رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

فَكُلُّ مَا وَافَقَ وَجْهَ نَحْوِ وَكَانَ لِلرَّسْمِ احْتِمَالاً يَحْوِي
وَصَحَّ إِسْنَادًا: هُوَ الْقُرْآنُ فَهٰذِهِ الثَّلَاثَةُ الْأَرْكَانُ
وَحَيْثُمَا يَخْتَلُّ رُكْنٌ أَثْبِتِ شُذُوْذَهُ لَوْ أَنَّهُ فِي السَّبْعَةِ

[طیبة النشر:۳]

ب قراءاتِ مقبولہ کے ضوابط

علماءِ کرام نے قراءاتِ مقبولہ کے لیے چند معیارات اور ضوابط وضع کیے ہیں تا کہ اُن کے ذریعے سے قراءات کی اس قسم کو دیگر اَقسام سے ممتاز کیا جا سکے۔ قراءاتِ مقبولہ کے ضوابط مقرر کرنے والوں میں ابن مجاہد، ابن خالویہ، مکی بن ابی طالب، ابوشامۃ، کواشی اور ابن الجزری رحمہم اللہ جیسے نام شامل ہیں۔

علماء کے وضع کردہ قواعد کا مطالعہ کریں تو اَندازہ ہوتا ہے کہ ان کا کلام تین قواعد پر مشتمل ہے۔

① ضابطة السند ② ضابطة الرسم ③ ضابطة العربية

① ضابط السند

علماءِ قراءات نے قراءت کو قبول کرنے کا ایک ضابطہ یہ مقرر کیا ہے کہ اِس کا صحتِ اَسناد کے ساتھ ثابت ہونا ضروری ہے۔ اِس سلسلہ میں بعض علماء تواتر کی شرط لگاتے ہیں اور کچھ اَیسے ہیں جو تواتر یا شہرۃ کو شرط قرار دیتے ہیں جبکہ بعض علماء تواتر، شہرت یا اس کے آحاد ہونے کو شرط گردانتے ہیں۔ میرے خیال میں تواتر کی شرط ہی صحیح شرط ہے۔

② ضابط الرسم

علماءِ قراءات نے قراءت کو قبول کرنے کی ایک شرط یہ مقرر کی ہے کہ وہ مصاحفِ عثمانیہ میں سے کسی ایک مصحف کے رسم کے موافق ہو، اگرچہ وہ موافقت اِحتمالاً ہی ہو۔ کیونکہ یہ موافقت بسا اَوقات صریح اور ظاہر ہوتی ہے اور بسا اَوقات اِحتمالی یا مقدر۔

اِس کی ایک مثال فرمانِ الٰہی: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ [الفاتحہ:۳] کی ہے۔ اس میں کلمہ 'مٰلِكِ' الف کے بغیر پڑھا جاتا ہے۔ یہ قراءت مصحف کے خط صریح اور ظاہراً موافق ہے، جبکہ الف کے ساتھ قراءت مصحف کے ساتھ اِحتمالی طور پر موافقت رکھتی ہے۔ [النشر لابن جزری:۱۱/۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ ضابط العربية

علماءِ قراءات نے قراءات کے قبول کے لیے عربی کی کسی ایک وجہ کی موافقت کو بھی لازمی شرط قرار دیا ہے۔ برابر ہے کہ یہ وجہ فصیح ہو یا ایسی اَفصح جس پر اجماع کیا گیا ہو یا اِختلاف نقل کیا گیا ہے۔

اِس کی مثال اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿ فَتُوبُوٓا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ ﴾ [البقرۃ:۵۴] کی ہے، کلمہ 'بَارِئِکُمْ' کی قراءت ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ ہے اور یہ قراءت ابن کثیر، نافع، عاصم، ابن عامر، حمزہ اور کسائی کی ہے۔ اور عربی میں یہ وجہ مشہور ہے جبکہ 'بَارِئْکُمْ' ہمزہ کے سکون اور اِختلاس الحرکۃ کے ساتھ یہ قراءت اَبوعمرو کی ہے۔ یہ وجہ پہلی وجہ سے کم مشہور ہے۔ اس قاعدے کی رو سے دونوں مذکورہ قراءتیں صحیح اور مقبول ہیں۔

یادرہے کہ ہمارا عربی کی کسی وجہ کی موافقت کہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم نے لغتِ عرب کو قرآن پر حاکم بنا دیا ہے۔ لیکن قرآن لغت عرب پر نازل ہوا ہے اور یہ محال ہے کہ اس میں کسی ایسی چیز کا وجود ہو جو مجمع علیہ قواعد اَصلیہ کے مخالف ہو۔

ج قراءاتِ مقبولہ کی اَقسام

① قراءاتِ متواترہ ② قراءاتِ مشہورۃ

ایسی قراءات آحاد جو عربی وجہ کے موافق ہوں، ان کی سند صحیح ہو اور اس میں کسی قسم کا علت وشذوذ نہ ہو اور رسم کے مخالف نہ ہو۔

د اِس کا حکم

قراءاتِ متواترہ اور مشہورہ بالاتفاق قرآن ہیں، نماز میں، اور بطورِ عبادت اُن کی تلاوت کی جائے گی اس میں معجزہ اور چیلنج کا پہلو پایا جاتا ہے اور اُن کا اِنکار کرنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا۔

ایسی قراءاتِ آحاد جو عربی وجہ کے موافق ہو، اس کی سند صحیح ہو، اس میں کسی قسم کا علت وشذوذ نہ ہو اور رسم مصحف کے مخالف ہو۔ یہ قراءتِ مقبولہ ہوگی اور آحاد ہونے کی وجہ سے اس کی تلاوت نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ یہ اس رسم کے مخالف ہے جس پر اجماع منعقد ہوا ہے، اور اس کی صحت کو قطعیت حاصل نہیں ہے۔ ایسی قراءت کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے اور اس کے اِنکاری کو کافر بھی نہیں کہا جائے گا۔ [الإبانة للمكي:۵۷،۵۹، والنّشر لابن جزري:۱۴/۱]

اِن تمام اَنواع کی اَمثلہ سند کے اِعتبار سے قراءات کی اَقسام کے ذیل میں ذکر ہوں گی۔

② قراءاتِ مردودۃ

الف تعریف

ایسی قراءت جس میں قراءتِ مقبولہ کے قواعد میں سے کوئی قاعدہ ٹوٹ جائے وہ قراءتِ مردودۃ کہلائے گی۔

ب قراءتِ مردودہ کے ضوابط

قراءتِ مردودۃ کے ضوابط قراءت مقبولہ کے ذکر کردہ ضوابط کے برعکس اور مخالف ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف ضابط السند

ایسی قراءت جس کی سند غیر صحیح ہو وہ قراءتِ مردودۃ ہے، کیونکہ اس میں صحت سند کی شرط ناپید ہے۔ اس کی مثال حضرت اَنس بن مالک ؓ کی قراءت 'ملك يوم الدين' کی ہے۔[مختصر فی شواذ القرآن:۷]

ب ضابط المتن

ہر وہ قراءت جو مصاحفِ عثمانیہ کے رسم کے مخالف ہو یا لغتِ عرب کی کسی وجہ کے مخالف ہو یا اس کا معنی کسی مقبول قراءت سے متصادم ہو تو وہ مردودہ قراءت کہلائے گی۔

مصاحف عثمانیہ کے رسم پر مخالفت کی مثال: ابن مسعود ؓ کی قراء ت میں ﴿إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وٰحِدَةً﴾[یس:۵۳] کی بجائے 'إِنْ كَانَتْ إِلاَّ زَقْيَةً وَاحِدَةً' کے الفاظ ہیں۔

لغتِ عرب کی کسی وجہ کی مخالفت کی مثال: فرمان الٰہی ہے: ﴿وَإِنْ أَدْرِىٓ أَقَرِيبٌ أَمْ بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ﴾[الأنبیاء:۱۰۹] یہاں ابن بکار ایوب سے وہ یحیٰ سے وہ اَبوعامر سے روایت کرتے ہوئے یاء کے فتحہ کے ساتھ 'أَدْرِيَ أَقَرِيبٌ' پڑھتے ہیں۔

معنی کے اِعتبار سے تسلیم نہ کی جانے والی قراءت کی مثال: وہ قراءت جو اِمام ابوحنیفہ ؒ کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ ''إِنَّمَا يَخْشَى اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءَ '' [فاطر:۲۸] ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے سب سے زیادہ علماء سے ڈرنے والے ہیں۔''

یہ قراءت معنی و مراد کے ہی خلاف ہے، کیونکہ علماء کرام ہی اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے لوگ ہیں نہ کہ خدائے بزرگ و برتر۔ جیسا کہ سلف صالحین کی جانب سے ذکر کیا گیا ہے کہ ''من كان بالله أعرف كان منه أخوف'' ''جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ جاننے والا ہوتا ہے وہ اتنا زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوتا ہے۔''

ج قراءتِ مردودہ کی اَقسام

قراءتِ مردودۃ کے قواعد کو قلمبند کرنے کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کی درج ذیل اقسام ہیں:

① قراءتِ آحاد جس کی لغت عرب میں کوئی وجہ نہ بنتی ہو۔

② قراءتِ شاذہ ③ قراءتِ مدرجہ ④ قراءات موضوعہ

جن کی تعریفات اور اَمثلہ بعد میں ذکر ہوں گی۔

د قراءتِ مردودہ کا حکم

قراءتِ مردودۃ کو قرآن شمار نہیں کیا جائے گا اور صحیح رائے کے مطابق نہ تو اُس کو نماز میں تلاوت کیا جائے گا اور نہ ہی اس کے علاوہ عبادت کے طور پر۔ اور جمہور علماء کی رائے کے مطابق اسے نصوص کی تفسیر، اَحکام کے اِستنباط اور مدلول پر عمل کے اِعتبار سے قبول کیا جائے گا، جب وہ سند کے اِعتبار سے مقبول ہوگا، لیکن متن کی جہت سے اس کا رد کیا جائے گا۔ اسی طرح ان کا لغوی قضایا میں قبول کرنا جائز ہے۔ اور ان سے لغوی قواعد کا اِستنباط بھی درست ہے، کیونکہ یہ کم اَز کم ان اَشعار سے تو زیادہ ثقہ ہیں جن کے قائلین مجہول ہیں۔[النشر:۱/۱۴،۱۷، منجد المقرئین:۱۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی اَقسام

قراءات چھ اَقسام میں منقسم ہے:

① متواترۃ ② مشہورۃ ③ آحادیۃ
④ شاذۃ ⑤ مدرجۃ ⑥ موضوعۃ

اِن کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ کیجئے:

① قراءاتِ متواترہ

لغۃً: تواتر کا معنی تتابع یعنی تسلسل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا﴾ [المؤمنون:۴۴] ''پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے۔'' یعنی تسلسل کے ساتھ ایک ایک کرکے۔

اِصطلاحاً: ایسی قراءت جس کو شروع سے لے کر آخیر تک اتنی بڑی جماعت نے رِوایت کیا ہو جس کا جھوٹ پر اِتفاق ناممکن ہو۔ [الاتقان:۲۴۱/۱]

② قراءاتِ مشہورہ:

مشہورۃ مادہ 'ش ہ ر' سے مشتق ہے اور اِس کا لغوی معنی واضح اَور ظاہر کرنا ہے۔

اِصطلاحاً: ایسی قراءت جس کی سند صحیح ہو لیکن درجہ تواتر کو نہ پہنچے اور عربی وجہ اور رسم مصحف کے موافق ہو۔ یہ قراءِ کرام میں مشہور ہو اور انہوں نے اُسے غلط اور شذوذ میں سے شمار نہ کیا ہو۔ [الاتقان:۲۴۱/۱]

مثال: اِرشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا أَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ [الکہف:۵۱] اور ایک مشہور قراءت ﴿مَا أَشْهَدْنٰهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ کی ہے۔

اور ﴿وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا﴾ [الکہف:۵۱] میں ایک قراءت تاء کے فتحہ کے ساتھ ﴿وَمَا كُنْتَ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا﴾ کی ہے۔ یہ دونوں قراءتیں اَبوجعفر المدنی کی ہیں۔ اور یہ نوع بھی بالاتفاق قرآن ہے۔

③ قراءاتِ آحادیہ

آحاد لغۃً احد کی جمع اور مادۃ 'و ح د' سے مشتق ہے جس کا معنی اکیلا اور تنہا ہے۔

اِصطلاحاً: ایسی قراءت جس کی سند صحیح ہو، مصحف کے رسم یا عربیت میں سے ایک یا دونوں کے مخالف ہو اور قراء کے ہاں مشہور نہ ہو۔

سند صحیح اور رسم مصحف کی مخالفت کی مثال: جحدری رحمہ اللہ اور ابن محیصن رحمہ اللہ کی قراءت ہے: ''متكئين على رفارف خضر و عباقری حسان'' [مختصر فی شواذ القرآن:۱۵۰]

صحتِ سند اور عربیت کی مخالفت کی مثال:

''ولقد مكّنّٰكم في الأرض وجعلنا لكم فيها معائش'' [مختصر فی شواذ القرآن:۴۲]

یہاں ہمزہ کو یاء سے بدلا گیا ہے، اَصل لفظ 'معایش' کے ہیں۔

جس کی سند صحیح ہو لیکن شہرت حاصل نہ ہو: ''لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفَسِكُمْ'' فاء کے فتحہ اور سین کے کسرۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ۔

اِن تینوں اَقسام کو بطورِ عبادت تلاوت نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اِحتمال ہے کہ یہ عرضۂ اَخیرہ میں منسوخ کردی گئی تھیں یا پھر اِجماعِ صحابہ کے ساتھ مصحف عثمانی میں رقم نہیں کی گئی تھیں۔ [الاتقان ۲۴۰/۱]

ایسی قراءت جس کی سند صحیح ہو اور لغتِ عرب کی کسی وجہ کے موافق ہو لیکن رسم مصحف کے مخالف ہو، کی مثال: ”والذکر والأنثیٰ“ اور ”وکان “أمامھم“ ملك یأخذ کل سفینة ”صالحة“ غصباً“ کی ہے۔ [النشر: ۱۴/۱]

خلاصہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسی قراءتِ آحاد جو صحت سند کے ساتھ اور لغتِ عرب کی کسی وجہ کی موافقت کے ساتھ آئے، برابر ہے کہ رسم کے موافق ہو یا مخالف، تو یہ مقبول ہوگی اور جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہیں کہ جس (قراءت) کی سند صحیح ہو یا ضعیف لیکن عربیت میں اس کی وجہ موجود نہ ہو تو اگر وہ رسم مصحف کے موافق بھی ہوگی تو اُسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ واللہ أعلم

④ قراءاتِ شاذہ

شذوذ مادۃ 'ش ذ ذ' سے مشتق ہے جس کا لغوی معنی منفرد ہونے یا الگ ہونے کے ہیں۔

اِصطلاحاً: اِصطلاحی طور پر ایسی قراءات کو قراءتِ شاذہ کا نام دیا جاتا ہے جس کی سند صحیح نہ ہو یا رسم مصحف کے مخالف ہو یا پھر عربی لغت میں اس کی کوئی وجہ موجود نہ ہو۔ [الاتقان: ۲۴۲/۱]

اِس کی مثال غیر ثقہ رواۃ ابن السمیفع اور ابی السمال کی وہ قراءت ہے جس میں اُنہوں نے اِرشاد باری تعالیٰ: ﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ﴾ [یونس: ۹۲] میں لفظ 'نُنَجِّيكَ' کو پہلے نون کے ضمہ دوسرے کے فتحہ اور حاء کی تشدید اور کسرہ کے ساتھ 'نُنَحِّيكَ' پڑھا ہے۔

مخالفت عربیت اور رسم کی اَمثلہ گزر چکی ہیں۔ اس قسم کی قراءت کی بطورِ عبادت تلاوت نہیں کی جاسکتی، کیونکہ یہ ایسے طریق سے ہم تک نہیں پہنچی کہ اس پر اِعتماد کا اِظہار کیا جاسکے۔

⑤ القراءة المدرجة

لغوی طور پر اِدراج 'د ر ج' سے مشتق ہے جس کے معنی داخل کرنے کے ہیں۔

اِصطلاحاً: قراءت مدرجہ سے مراد ایسی عبارت ہے جو کلماتِ قرآنیہ کے درمیان بطور تفسیر یا تعبیر داخل کی جائے۔ [الاتقان: ۲۴۳/۱]

اِس کی مثال: سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ عنہ کی قراءت میں ہے: ”وله أخ أو أخت “من أم“، “ [جامع البیان فی تفسیر القرآن: ۱۹۴/۴] یہاں 'من أم' کے اَلفاظ زائد ہیں۔

دوسری مثال: ”لیس علیکم جناح أن تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج“ یہاں کلام ابن عباس میں 'فی مواسم الحج' کے اَلفاظ مدرج کی مثال ہیں۔ اِس قسم کو قراءت شمار نہیں کیا جائے گا اس کا اِعتبار صرف راوی کی نسبت سے ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ قراءتِ موضوعہ

الوضع مادۃ 'و ض ع' سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی گھڑنے اور اِیجاد کرنے کے ہیں۔

اِصطلاحاً: اِس سے مراد ایسی قراءت ہے جو اس کے قائل کی طرف بغیر اَصل یعنی مطلق طور پر بغیر سند کے منسوب کی جائے۔ یا ایسی جھوٹی، خودساختہ اور من گھڑت رِوایت جو اس کے قائل کی طرف اِفتراء منسوب کی جائے۔

[الاتقان:۱/۲۴۳]

مثال: اس کی مثال وہ قراءت ہے جو اِمام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے جسے اَبومحمد جعفر الخزاعی نے جمع کیا اوران سے ابوالقاسم الھذلی نے نقل کیا کہ انہوں نے ''إِنَّمَا يَخْشَى اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءَ'' [فاطر:۲۸] لفظ 'اللّٰہ' پر رفع اور 'العلماءَ' کو نصب کے ساتھ پڑھا ہے جبکہ درست قراءت ﴿ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ [فاطر:۲۸] ہے۔ اس قسم کو قراءت شمار نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اِس کے مفہوم میں دخول کی کوشش کی جائے گی اُسے صرف راوی کی نسبت سے قراءت کا نام دیا جائے گا۔

معنی کے متحد اَور مختلف ہونے کے اِعتبار سے قراءات کی اَقسام

معنی کے اِتحاد اور اِختلاف سے متعلق قراءات کی دو قسمیں ہیں:

① قراءات متحدة المعنى ② قراءات متعددة المعنى

① قراءات متحدة المعنى

اِس سے مراد ایسی قراءات ہیں جن کے اَلفاظ مختلف اور معنی متفق ہیں۔ اس قسم میں اُصول کے اِعتبار سے مختلف قراءات شامل ہیں جیسا کہ مد کا اِختلاف، تخفیف ہمزات اور اِظہار و اِدغام وغیرہ اور اس طرح وہ قراءات جن میں فرشی اِختلاف ہوتا ہے۔

اُصول میں اِختلاف کی اَمثلہ: ﴿ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ﴾ [البقرۃ:۳] یہاں پر 'يُؤْمِنُوْنَ' ہمزہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے اور اِبدال کے ساتھ بھی۔

فرش میں اِختلاف کی اَمثلہ: ﴿ وَإِنْ يَّاْتُوْكُمْ أُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ ﴾ [البقرۃ:۸۵] یہاں پر اِمام حمزہ نے ہمزہ کے فتحہ، بغیر الف سین کے سکون کے ساتھ 'أَسْرٰى' پڑھا ہے، جبکہ ہمزہ کے ضمہ اور سین کے بعد الف والی قراءت باقی تمام عشرہ قراء کی ہے۔

② القراء ات المتعددة المعنى

یہ اَیسی قراءات ہیں جن کے اَلفاظ اور معانی دونوں مختلف ہوں اور اس نوع میں معانی کا اِختلاف تنوع کے باب سے ہے نہ کہ تضاد کے اِختلاف کے باب سے، کیونکہ اِختلاف تضاد قرآن کریم کی صریح نص کی نفی کرتا ہے۔

اِرشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْءَانَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴾ [النساء:۸۲]

''کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے سوا سے ہوتا تو اس میں بہت کچھ اختلاف بیانی پائی جاتی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِبن جوزی رحمہ اللہ ’’لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافاً كَثِيراً‘‘ سے متعلق لکھتے ہیں:

’’اس میں تین طرح کے اَقوال ہیں:

❶ یہ کہ اِس سے مراد تناقض ہے، یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور جمہور کا مؤقف ہے۔

❷ یہ کہ اِس سے مراد جھوٹ ہے۔

❸ کلام کی بلاغت کے اِعتبار سے نقص موجود ہوتا، کیونکہ جب کلام طویل ہو جائے تو عموماً اس میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ جبکہ قرآن مبین فصاحت وبلاغت کا عظیم شاہکار ہے۔ [زاد المسير لابن جوزي: ۱۴۴/۲، ۱۴۵]

اَور تنوع کا اِختلاف صرف فرش میں موجود ہے اور زیادہ تر فرش بھی اِسی نوع سے ہے۔

اَمثلہ: قولہ تعالیٰ: ﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ﴾ [الزخرف:۵۷] یہاں پر نافع، ابن عامر اور کسائی کی قراءت صاد کے ضمہ کے ساتھ ’یَصُدُّوْنَ‘ ہے جبکہ باقی قراء کی قراءت کسرہ کے ساتھ ہے۔

پہلی قراءت کا معنی: وہ اَپنے غیر سے ان کے ایمان سے متعلق جھگڑا کرتے ہیں۔

دوسری قراءت کا معنی: کہ وہ اَپنے نفس میں جھگڑا کرتے ہیں۔

اِس قراءت سے یہ دونوں معانی مستنبط ہوتے ہیں۔ [حجۃ القراءات:۶۵۲]

دوسری آیت: ﴿وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ﴾ [ابراهيم:۳۰] ہے۔

یہاں پر ابن کثیر رحمہ اللہ اور ابوعمرو رحمہ اللہ نے ’’لِيَضِلُّوا عَنْ سَبِيلِه‘‘ یاء کے فتح کے ساتھ پڑھا ہے۔

ان تمام تعریفات کے ذکر کرنے کے بعد ہم سند عالی اور سند نازل کی معرفت کی طرف چلتے ہیں اور امام سیوطی رحمہ اللہ کے الفاظ میں سند عالی اور سند نازل کی وضاحت ملاحظہ کرتے ہیں:

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اصحاب حدیث نے عالی اور نازل سند کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے:

① ایسی سند صحیح جو ضعف سے محفوظ ہو، اور اس میں عدد کے اعتبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب ہو، یہ علو کی سب سے بہتر قسم ہے۔ موجودہ دور میں سند عالی کی اس قسم میں ۱۴ واسطے موجود ہیں۔ اس کی نظیر قراءات میں، سیدنا ابن ذکوان رحمہ اللہ کی امام ابن عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ یا ۱۵ واسطے موجود ہیں، قراءات میں اس کی مثال قراءت عاصم بروایت حفص اور قراءت یعقوب بروایت رویس ہیں۔

② محدثین کے ہاں علو کی دوسری قسم ائمہ حدیث میں سے کسی امام کی طرف قرب ہے، جیسے أعمش رحمہ اللہ، ھشیم رحمہ اللہ، ابن جریج رحمہ اللہ، اوزاعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ ہیں۔ علم قراءت میں اس کی مثال امام نافع رحمہ اللہ اور امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی قراءت ہے، جس میں ان آئمہ تک ۱۲/ واسطے ہیں۔

③ محدثین کے ہاں تیسری قسم ہے کتب ستہ میں سے کسی ایک کی روایت کرنے کی نسبت کا علو۔ وہ یوں کہ اگر ایک محدث کسی حدیث کو کتب ستہ کے طریق سے بیان کرتا ہے تو وہ نازل ہوا اور اگر ان کے علاوہ کسی طریق سے بیان کرے تو وہ عالی ہو۔ قراءات میں اس کی مثال کتبِ معروفہ: تیسیر اور شاطبیہ وغیرہ میں۔

موافقات، اِبدال، مساوات اور مصافحات علو کی اس قسم کے قبیل سے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافقت: یہ ہے کہ اصحاب کتب میں سے کسی ایک کے ساتھ کسی دوسرے طریق سے (جو نسبتاً کم واسطوں والا ہو) سے اس کے شیخ پر اکٹھا ہونا۔ صاحب کتاب اگر اسے اپنے طریق سے بیان کرتا، تو وہ سند عالی نہ بنتی۔ کبھی اس فن میں اس کی مثال نہیں بھی ملتی۔ علم قراءات میں سیدنا بزی ﵀ نے جو مکی ﵀ سے بطریق ابن نبان بواسطہ ابوربیعہ روایت کیا ہے، اس کو حافظ ابن جزری ﵀ نے بواسطہ کتاب المفتاح از ابومنصور محمد بن عبدالملک بن خیرون ﵀ سے اور کتاب المصباح از ابوالکرم شہرزوری ﵀ سے نقل کیا ہے۔ ان دونوں حضرات یعنی ابومنصور ﵀ اور شہرزوری ﵀ نے یہ قراءت عبدالسعید بن عتاب ﵀ سے پڑھی۔ امام جزری ﵀ کا ان دونوں طریقوں میں سے کسی ایک طریق کے مطابق نقل کرنا، اصول حدیث کی روشنی میں 'موافقت' کہلائے گا۔

بدل: یہ ہے کہ کسی مصنف کے استاد کے ایک یا زیادہ اساتذہ تک اس مصنف کی سند کے علاوہ کسی ایسی سند کے ساتھ پہنچنا جس میں واسطے کم ہوں۔ یہ صورت کبھی عالی نہیں ہوئی یا بالفاظ دیگر اس کی مثال نہیں ملی۔ یہاں ہم اس کی مثال میں امام ابوعمرو ﵀ کی قراءت، جو دوری ﵀ نے ابن مجاہد بواسطہ ابوالزعراء نقل کی، پیش کرتے ہیں۔

اس قراءت کو امام دانی ﵀ نے ابوالقاسم عبدالعزیز بن جعفر بغدادی ﵀ سے، انہوں نے ابوطاہر ﵀ سے بواسطہ ابن مجاہد نقل کیا ہے اور کتاب المصباح سے اس طرح نقل کیا ہے کہ اس قراءت کو ابوالکرم ﵀ نے ابوالقاسم یحییٰ بن احمد البستی ﵀ سے، انہوں نے ابوالحسن حمامی ﵀ سے، انہوں نے ابوطاہر ﵀ سے حاصل کی۔ امام جزری ﵀ کا اس قراءت کو بطریق مصباح نقل کرنا امام دانی ﵀ کے استاد کے استاد کے لئے بدل کہلائے گا۔

مساوات: اکثر طور پر روایت کے رواۃ عدد میں برابر ہوں تو اسے مساوات کہتے ہیں، گویا کہ وہ راوی صاحب کتاب سے ملے ہیں، اس سے مصافحہ کیا اور یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی مثال امام نافع ﵀ کی قراءت ہے، جسے امام شاطبی ﵀ نے ابوعبداللہ محمد بن علی نفری ﵀ سے، انہوں نے ابوعبداللہ بن غلام ﵀ سے، انہوں نے سلیمان بن نجاح ﵀ وغیرہ سے، انہوں نے ابوعمرو دانی ﵀ سے، انہوں نے ابوالفتح فارس بن احمد ﵀ سے، انہوں نے عبدالباقی ﵀ سے، انہوں نے ابوالحسن بن بویان بن حسن ﵀ سے، انہوں ابراہیم بن عمر مقری ﵀ سے، انہوں نے أبو الحیض بن بویان ﵀ سے، انہوں نے ابوبکر بن اشعث ﵀ سے، انہوں نے ابوجعفر الربعی المعروف ابونشیط ﵀ سے، انہوں نے سیدنا قالون ﵀ سے اور انہوں نے امام نافع ﵀ سے روایت کیا ہے۔

اسی قراءت کو امام جزری ﵀ نے ابوبکر خیاط ﵀ سے، انہوں نے ابومحمد بغدادی ﵀ وغیرہ سے، انہوں نے صائغ ﵀ سے، انہوں نے کمال بن فارس ﵀ سے، انہوں نے ابوالیمن کندی ﵀ سے، انہوں نے ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد حریری ﵀ سے، انہوں نے ابوبکر خیاط ﵀ سے، انہوں نے غرضی ﵀ سے، انہوں نے ابن بویان ﵀ سے نقل کیا ہے۔ یہ امام ابن جزری ﵀ کے لئے مساوات ہے، کیونکہ ابن جزری ﵀ اور ابن بویان ﵀ کے مابین سات واسطے ہیں۔ امام شاطبی ﵀ اور امام جزری ﵀ کے مابین بھی اتنے ہی واسطے ہیں، تو جس نے امام جزری ﵀ سے قراءت حاصل کی، گویا اس نے امام شاطبی ﵀ سے مصافحہ کیا۔

باعتبار سند قراء کی تقسیم اور اس طرح کے دیگر مسائل

مذکورہ تقسیم تو علماء حدیث کے ہاں تھی۔ قراء کرام کے ہاں اسناد کی تقسیم، قراءات، روایت، طریق اور وجہ کو سامنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ کر کی جاتی ہے۔

قراءت: اگر اختلاف ائمہ سبعہ یا عشرہ میں سے کسی ایک سے منقول ہو اور تمام طرق و روایات اس اختلاف کو نقل کرنے میں متفق ہوں، تو اسے اصطلاحاً 'قراءت' کہا جائے گا۔

روایت: اگر اختلاف کی نسبت امام کے راوی کی طرف ہو تو اسے 'روایت' کہا جائے گا۔

طریق: اگر اختلاف کی نسبت راوی کے شاگرد یا اس کے شاگردوں میں سے نیچے تک کسی ایک کی طرف منسوب ہو تو اسے 'طریق' کہا جائے گا۔

وجہ: اگر اختلاف کی نسبت شاگرد کے استاد کی طرف اس طرح ہو کہ وہ اختلاف اس کے لئے اختیاری ہو تو اسے 'وجہ' کہتے ہیں۔

④ علو کی چوتھی قسم یہ ہے کہ شیخ کی وفات کا اپنے ساتھی، جس سے راوی نے اخذ کیا ہے، مقدم ہونا۔ مثلاً تاج بن مکتوم رحمہ اللہ سے اخذ کرنا، ابوالمعالی بن اللّبان رحمہ اللہ سے اخذ کرنے میں اعلیٰ ہے، اور ابن اللبان رحمہ اللہ سے نقل کرنا برہان شامی رحمہ اللہ سے نقل کرنے سے اعلیٰ ہے، اگرچہ یہ تینوں ابوحیان رحمہ اللہ سے نقل میں برابر ہیں، لیکن پہلے کی وفات دوسرے سے اور دوسرے کی وفات تیسرے سے مقدم ہے۔

⑤ علو شیخ کی موت کی وجہ سے ہو، نہ کہ کسی اور امر یا دوسرے استاد کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے۔ یہ علو کب حاصل ہوتا ہے؟ بعض محدثین کا خیال ہے کہ مسند کو علو کا یہ درجہ اس وقت حاصل ہوگا، جب اس سند سے روایت کرتے ہوئے شیخ کی موت کو پچاس برس بیت چکے ہوں۔ امام ابن مندہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق پچاس کے بجائے تیس سال گزر چکے ہوں۔ اس قول کی بناء پر ابن جزری رحمہ اللہ کے وہ شاگرد، جن کا تعلق ۸۶۳ھ سے ہے، کا نقل کرنا عالی ہے، کیونکہ ابن جزری رحمہ اللہ آخری شخص ہیں، جن کی سند عالی ہے اور ۸۶۳ھ تک ان کی موت کو تیس سال گزر چکے ہیں۔ [الإتقان: ۱/۲۰۷ تا ۲۱۰، اکیسویں نوع، کچھ اختصار اور تصرف کے ساتھ]

قراء کی اسانید کے تسلسل کو سامنے رکھتے ہوئے علماء نے کہا ہے کہ قراءات توقیفی ہیں۔

(البرھان للزرکشی: ۱/۳۲۱)

علامہ ابن عبدالشکور رحمہ اللہ 'مسلم الثبوت' میں اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اسانید قراءات بالاجماع صحیح ہیں اور علماء بلکہ اُمت کے ہاں انہیں تلقّی بالقبول حاصل ہے۔ مزید لکھتے ہیں اگر ان اسانید کے معارض کوئی سند آ جائے تو وہ ناقابل التفات ہے۔ قراء عشرہ کی اسانید صحیح ترین ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں امت کے ہاں شرف قبولیت بھی حاصل ہے۔'' (فواتح الرحموت: ۲/۱۰)

علماء نے قراءات کے توقیفی ہونے اور ان کے متعلق عدم تواتر والے شبہات کو دور کرنے کے لئے سندوں کا اہتمام کیا تھا۔ جو بھی قراءات کے معاملہ میں تتبع اور تحقیق کرے گا، اس پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ قراء کرام اپنی قراءات کی نسبت صحت سند کی بنیاد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے ہیں۔

نوٹ: علم القراءات کی مذکورہ 'خبری اصطلاحات' کی دیگر تفصیلات کے لیے شائقین امام سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب 'الإتقان فی علوم القرآن' کی نوع اکیس تا اٹھائیس ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ